# لڑاؤاور حکومت کرو کی پالیسی

دنیا کے مختلف ممالک میں جن قوتوں نے بھی کسی علاقے پر قبضہ کیا تو اس مقبوضہ علاقے کے عوام کی تحریک مزاحمت کو ناکام یا کمزور کرنے کے لئے ''لڑاؤاور حکومت کرو'' کی پالیسی کے تحت انہیں آپس میں تقسیم کیا تاکہ اپنے قبضہ کو جاری رکھا جاسکے۔

برصغیر پر انگریزوں کے قبضہ سے قبل ہندوؤں اور مسلمانوں میں بھی کوئی اختلاف نہیں تھا، وہ صدیوں سے ملکر ایک ساتھ رہ رہے تھے۔ جب انگریزوں نے برصغیر پر قبضہ کیا تو اس قبضہ کے خلاف ہندوؤں اور مسلمانوں نے ملکر برصغیر کی آزادی کی جدوجہد شروع کردی۔ جب انگریزوں نے یہ دیکھا کہ ہندو اور مسلمان ایک طاقت بن کر ان سے آزادی کے حصول کیلئے مشترکہ جدوجہد کررہے ہیں تو انگریزوں نے آزادی کی اس جدوجہد کو کمزور کرنے کیلئے ان کو آپس میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے تحت Divide and Rule یعنی ''لڑاؤاور حکومت کرو'' کی پالیسی بنائی گئی۔ اس پالیسی پر عمل کرنے کیلئے انگریز نے سوچا کہ ہندو اور مسلمان جو صدیوں سے ایک ساتھ رہ رہے ہیں انکے درمیان جھگڑا کیسے کرایا جائے۔ انہوں نے اپنے منصوبے کے تحت مسلمانوں اور ہندوؤں میں سے متعصب لوگ خریدے، ان کو تعصب بھرا لٹریچر، تقاریر دیں، ان کے ذہن بنائے، ان کو ٹرینڈ کیا، متعصب مسلمانوں سے کہا تم مسلمانیت پھیلاؤ، ہندوؤں سے کہا تم ہندوازم پھیلاؤ۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کو آپس میں لڑانے کی سازش کے تحت

رات کومسجد کے آگے سؤر کاٹ کر پھینک دیا جاتا اور مندر کے آگے گائے کاٹ کر پھینک دی جاتی۔ جب صبح مسلمان نماز پڑھنے مسجد جاتے اور وہاں سؤر کٹا ہوا دیکھتے اور جب ہندو مندر کے آگے اپنی گاؤ ماتا کو کٹا ہوا دیکھتے تو اس کو دیکھ کر دونوں مشتعل ہوتے اور ہندو مسلم فساد بھڑک اٹھتا۔ پاکستان کی فوج کے جرنیل بھی انگریزوں کی سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے اور انگریزوں کی نمک خواری کرنے والے انہی لوگوں کی اولادیں ہیں اور انگریزوں کی تربیت یافتہ ہیں جو پاکستان میں انگریزوں کی اسی ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔

ایم کیو ایم سندھیوں، پشتونوں، بلوچوں سمیت تمام مظلوم قوموں کی ہمدرد ہے، اس نے ہمیشہ تمام قوموں کو ان کے حقوق دینے کی بات کی۔ ایم کیو ایم نے بلوچوں کے حقوق کے لئے ہمیشہ آواز اٹھائی اور ان پر ہونے والے ریاستی مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بھی بلند کی ...... بلوچ عوام میں پائے جانے والے احساس محرومی کو دور کرنے اور بلوچ عوام کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں اور زیادتیوں کا سلسلہ بند کرانے کیلئے ہمیشہ ہرفورم پر آواز اٹھائی لیکن انگریزوں کی پروردہ اسٹیبلشمنٹ نے پنجابیوں، پشتونوں اور سندھیوں کی طرح بلوچوں میں بھی ایم کیو ایم کے خلاف غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی اور انہیں بھی ایم کیو ایم کے خلاف بھڑکایا۔

## نواب اکبر خان بگٹی سے قربت

جب میں یونیورسٹی میں طالبعلم تھا اس وقت بھی میرا بلوچ رہنماؤں کے ساتھ دوستی اور احترام کا رشتہ تھا اور اس کے بعد بھی یہ احترام کا رشتہ قائم رہا۔ جب 1989ء میں بینظیر بھٹو کی حکومت کے خلاف تحریک شروع ہوئی تو میں متحدہ اپوزیشن پارٹیز یا سی او پی کے پلیٹ فارم سے کی جانے والی جدوجہد میں ممتاز بلوچ رہنما نواب اکبر بگٹی کے ساتھ شریک رہا۔ ان کے ساتھ ملکر میں نے چھوٹے صوبوں کے حقوق کے لئے آواز اٹھائی۔اس سلسلے میں کراچی، لاہور اور راولپنڈی میں متحدہ اپوزیشن کے اجلاسوں میں نواب اکبر بگٹی صاحب کے ساتھ ملاقاتیں رہیں۔

## سردار عطاء اللہ مینگل اور محمود اچکزئی کے ساتھ اشتراک عمل

جب میں لندن آ گیا تو 2000ء میں ممتاز بلوچ رہنما اور بلوچستان کے پہلے منتخب وزیراعلیٰ سردار عطاء اللہ مینگل اور پشتون رہنما محمود خان اچکزئی سے لندن میں طویل ملاقاتیں رہیں۔ سردار عطاء اللہ مینگل صاحب اور محمود اچکزئی صاحب لندن میں ایم کیو ایم کے انٹرنیشنل سیکریٹریٹ بھی تشریف لائے۔ان سے کئی طویل ملاقاتیں ہوئیں جن میں بلوچستان کے مسئلہ کے حل اور بلوچستان اور چھوٹے صوبوں کے حقوق کے حصول کیلئے مشترکہ جدوجہد پر اتفاق ہوا۔ چھوٹے صوبوں کے حقوق کے معاملے کو اٹھانے کیلئے ایم

کیوایم نے 17 ستمبر 2000ء کولندن میں ایکٹن ٹاؤن ہال میں ایک بڑااجتماع منعقد کیا ۔جس میں سردار عطاء اللہ مینگل، محمود خان اچکزئی، سندھ سے سائیں جی ایم سید کے صاحبزادے سید امداد محمد شاہ مرحوم نے شرکت کی ۔اس تاریخی اجتماع کی قراردادوں کی تیاری کیلئے سردار عطاء اللہ مینگل اور محمود خان اچکزئی سے طویل ملاقاتیں رہیں اور ہم نے طویل باہمی صلاح مشورے کے ساتھ یہ قراردادیں تیارکیں ۔ ان قراردادوں میں بلوچستان اور چھوٹے صوبوں کے حقوق کا معاملہ بنیادی نکتہ تھا کہ چھوٹے صوبوں کو برابری کے حقوق دیے جائیں ۔قرارداد میں ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ بلوچستان اور چھوٹے صوبوں کی معدنیات اورتمام وسائل پر صوبوں کا حق تسلیم کیا جائے ، انہیں اس کی مکمل رائلٹی دی جائے اور دفاع، خارجہ اور خزانہ کے شعبوں کے علاوہ تمام اختیارات صوبوں کو منتقل کئے جائیں ۔ان مطالبات کوآگے بڑھانے اور اشتراک عمل کو مزید مضبوط بنانے کیلئے اس تاریخی اجتماع کے بعد بھی مختلف معاملات پر ہم نے مشترکہ مؤقف اختیار کیا اور ہمارے مشترکہ بیانات بھی جاری ہوتے رہے۔ چھوٹے صوبوں کے حقوق کی اس مشترکہ جدوجہد کوآگے بڑھانے کیلئے سردار عطاء اللہ مینگل اور محمود اچکزئی کے پاکستان چلے جانے کے بعد بھی میراان سے رابطہ رہا۔ اسی وجہ سے فوج میرے اور خلاف ہوگئی کہ الطاف حسین مہاجروں کے حقوق کے ساتھ ساتھ اب دیگر قوموں کے حقوق کیلئے بھی آواز اٹھارہاہے

## ڈاکٹر شازیہ خالد کیس

بلوچستان میں جب جب کوئی بھی ظلم و زیادتی کا واقعہ ہوا ایم کیوایم نے اصولوں کی بنیاد پر اس کی مذمت کی، اس پر احتجاج کیا۔ 3 جنوری 2005ء کو جب ڈیرہ بگٹی میں ایک بلوچ بیٹی ڈاکٹر شازیہ کے ساتھ زیادتی کا واقعہ پیش آیا تو ایم کیوایم نے اس پر نہ صرف احتجاج کیا بلکہ جب پاکستان میں ڈاکٹر شازیہ کی جان کو خطرہ لاحق ہوا تو میں نے ذاتی طور پر کوششیں کر کے انہیں ان کے شوہر کے ساتھ پاکستان سے باہر نکلوایا۔ ان کی پاکستان سے بحفاظت روانگی کے لئے میں نے ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے ارکان کی ذمہ داری لگائی۔ جب ڈاکٹر شازیہ خالد لندن آگئیں تو ان کے ساتھ ہونے والے زیادتی کا معاملہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں تک پہنچایا جس کا اعتراف انہوں نے خود بھی انسانی حقوق کی تنظیموں کے پلیٹ فارم پر کیا۔

## بلوچستان میں آپریشن پر ایم کیوایم کا دوٹوک موٴقف

ایم کیوایم نے ہر دور میں بلوچستان کا معاملہ قومی اسمبلی، سینیٹ اور ہر فورم پر اٹھایا اور ہر اجتماع، ہر موقع پر بلوچستان میں کی جانے والی زیادتیوں اور مظالم پر آواز اٹھائی۔ میں ہمیشہ اپنے ہر خطاب میں بانگ دہل کہتا رہا کہ بلوچستان میں فوج کشی کا سلسلہ بند کیا جائے اور بلوچستان کے مسئلے کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے۔ آج بھی

میں یہی کہہ رہا ہوں۔ میں بلوچستان کے حقوق کیلئے بہت پہلے سے آواز اٹھا رہا ہوں۔ 2005ء میں جنرل پرویز مشرف ملک کے صدر تھے، ان کے دور میں فوج بلوچستان میں آپریشن کرنے کا فیصلہ کر رہی تھی، ایم کیوایم اس وقت مسلم لیگ ق کے ساتھ مخلوط حکومت میں شامل تھی لیکن میں نے بلوچستان میں آپریشن کے حکومتی فیصلے پر سخت احتجاج کیا اور حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر بلوچستان میں فوجی آپریشن کیا گیا تو ایم کیوایم حکومت سے باہر آجائے گی۔ ایم کیوایم کے اس واضح الٹی میٹم اور بھرپور مخالفت کی وجہ سے اس وقت فوج کو آپریشن کا فیصلہ واپس لینا پڑا لیکن بعد میں فوج نے حکومت میں شامل جماعتوں کو اعتماد میں لئے بغیر اچانک بلوچستان میں آپریشن شروع کر دیا۔

## بلوچستان آپریشن پر جنرل پرویز مشرف سے تلخی

جب بھی میری کسی بھی حکومتی شخصیت یا سیاسی رہنما سے بات ہوئی تو میں نے بلوچستان کے معاملے پر کسی بھی قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہمیشہ حق اور سچ بات کی۔ 2005ء میں جب فوج نے بلوچستان میں آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا اور ہماری جانب سے اس فیصلے کی شدید مخالفت کی گئی تو اس موقع پر ایک روز میری اس وقت کے صدر جنرل پرویز مشرف سے فون پر گفتگو ہوئی، ان کی کوشش تھی کہ ایم کیوایم فوج کے فیصلے کی حمایت کرے لیکن میں نے بلوچستان میں فوجی آپریشن کی بھرپور مخالفت کی اور ان سے بھی کہا کہ بلوچستان میں طاقت کے استعمال سے ہر قیمت پر گریز کیا جائے اور معاملے کو بات چیت سے حل کیا جائے۔ دوران گفتگو میری جنرل پرویز مشرف سے تلخ کلامی بھی

ہوئی ، میں نے انہیں بلوچ عوام کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں، حق تلفیوں، بلوچ عوام میں پائی جانے والی شدید بے چینی اور احساس محرومی کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور انہیں بلوچستان میں آپریشن کا فیصلہ واپس لینے پر قائل کیا۔

## صورتحال میں کشیدگی اور نواب اکبربگٹی سے مسلسل رابطہ

ایم کیوایم کی جانب سے بلوچستان میں آپریشن کے فیصلے کی بھرپور مخالفت کی جارہی تھی اور ہماراواضح مطالبہ تھا کہ معاملے کوطاقت کے بجائے بات چیت کے ذریعے حل کیاجائے۔ چنانچہ ایم کیوایم کی جانب سے سیاسی سطح پر بھرپورمزاحمت کی وجہ سے حکومت نے مسئلہ بلوچستان کے پرامن حل کیلئے ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی اورحکمراں مسلم لیگ ق کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین اورسیکریٹری جنرل سینیٹر مشاہد حسین پر مشتمل وفد ڈیرہ بگٹی بھیجا جس نے نواب اکبربگٹی سے ملاقات کی۔ معاملے کے حل کیلئے کچھ نکات بھی طے ہوئے۔حکومت کے وفد نے نواب اکبربگٹی کوان کے فوری نوعیت کے مطالبات پرعمل درآمد کرانے کا یقین بھی دلایالیکن افسوس کہ نواب اکبربگٹی سے کئے گئے معاہدے پرعمل درآمدنہیں کیا گیا بلکہ اس دوران مارچ 2005ء میں ڈیرہ بگٹی پرفوج اورایف سی کی بمباری اوراس کے نتیجے میں متعدد بلوچوں کے شہید وزخمی ہونے کے واقعہ نے صورتحال کومزیدکشیدہ کردیا۔ایم کیوایم نے اس واقعہ پرشدیداحتجاج کیا کیونکہ اس کی وجہ سے معاملے کے پرامن حل کی کوششیں سبوتاژ ہورہی تھیں۔حکومتی وفد کی مئی 2005ء میں بھی نواب اکبربگٹی سے ڈیرہ بگٹی میں ملاقات ہوئی لیکن حکومتی وفد نے اپنے

وعدوں اور طے شدہ نکات پر عمل کرنے کے لئے سنجیدہ عملی اقدامات نہیں کئے اور صورتحال بہتر ہونے کے بجائے کشیدہ ہوتی رہی۔ میں اس دوران حکومتی شخصیات سے مسلسل رابطے کر کے کشیدگی ختم کرنے اور معاملے کے پرامن حل پر زور دے رہا تھا اور اپنے خطابات میں اس صورتحال پر اپنے سخت تحفظات کا اظہار کر رہا تھا اور مسلسل مطالبہ کر رہا تھا کہ بلوچستان میں آپریشن فوری بند کیا جائے ۔ میرے اس سخت اور جراتمندانہ مؤقف کو سراہتے ہوئے نواب اکبر بگٹی نے میرے بارے میں جو تعریفی کلمات ادا کئے وہ میڈیا کے رکارڈ پر ہیں۔

بڑھتی ہوئی کشیدگی کے اس ماحول میں بھی میرا اکبر بگٹی صاحب سے ہر دوسرے تیسرے دن فون پر رابطہ ہوتا تھا۔ جب فوج اور ایف سی کی جانب سے بڑھتے ہوئے حملوں کی وجہ سے صورتحال مزید کشیدہ ہوگئی تو اکبر بگٹی صاحب پہاڑوں پر چلے گئے تھے اس وجہ سے میرا ان سے رابطہ کم ہوگیا تھا۔ جب بھی ان کا سیٹلائیٹ فون کام کرتا تھا، ان سے رابطہ ہوتا تھا ورنہ بات نہیں ہو پاتی تھی۔

## بلوچستان آپریشن اور ایم کیو ایم کا فیکٹس فائنڈنگ مشن

ڈیرہ بگٹی اور سوئی کے علاقوں میں صورتحال دن بدن مزید کشیدہ ہوتی جارہی تھی۔ اس دوران میرا نواب اکبر بگٹی کے پوتے شاہ زین بگٹی سے بھی رابطہ رہا۔ 12 جنوری 2006ء کو ڈیرہ بگٹی میں ایک بہت سنگین اور ظالمانہ واقعہ پیش آیا جب ڈیرہ بگٹی کے علاقے لوپ میں فوج نے چھاپے مار کر 12 بلوچ نوجوانوں کو ان کے گھروں سے حراست میں لینے کے بعد لائن

میں کھڑا کر کے گولیاں مار کر شہید کردیا اور انکی لاشیں بھی اپنے ساتھ لے گئے ۔فوج نے انکے گھروں کو بھی آگ لگادی۔نواب اکبر بگٹی کے پوتے شاہ زین بگٹی نے مجھ سے لندن رابطہ کر کے لوپ میں پیش آنے والے اس واقعہ اور بلوچستان خصوصاً ڈیرہ بگٹی، سوئی اور دیگر علاقوں میں فوج اور پیراملٹری ایف سی کی جانب سے کئے جانے والے مسلسل حملوں اور وہاں ہونے والے مظالم کی تفصیلات سے مجھے آگاہ کیا۔انہوں نے بتایا کہ مسلسل حملوں کی وجہ سے لوگ علاقوں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہیں اور ڈیرہ بگٹی کی 80 فیصد آبادی ہجرت کر کے دوسرے مقامات پر منتقل ہوچکی ہے،شاہ زین بگٹی نے مجھ سے کہا کہ آپ اس صورتحال میں کچھ کریں۔دوران گفتگو شاہ زین بگٹی کی جانب سے پیش کردہ تفصیلات کی روشنی میں، میں نے ان کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ہم بلوچ عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیلات اکھٹا کرنے اور انہیں دنیا کے سامنے لانے کیلئے ایک ''فیکٹس فائنڈنگ مشن'' بلوچستان بھیجتے ہیں۔شاہ زین بگٹی نے اس تجویز سے مکمل اتفاق کیا اور اسے سراہا۔

شاہ زین بگٹی سے مسلسل گفت وشنید کے نتیجے میں تمام معاملات طے ہونے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ فیکٹس فائنڈنگ مشن 24 جنوری 2006ء کو کراچی سے بلوچستان کے دورے پر روانہ ہوگا جس میں 80 سے 100 افراد شامل ہوں گے۔فیکٹس فائنڈنگ مشن میں مختلف سیاسی جماعتوں،قومی وبین الاقوامی این جی اوز اور پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی نے اس تمام تفصیلات کا اعلان ایک پریس کانفرنس کے ذریعے کردیا۔ طے ہوا کہ پروگرام کے مطابق یہ مشن ڈیرہ بگٹی، سوئی ، کوہلو اور بلوچستان کے دیگر علاقوں کا دورہ کرے گا تاکہ وہاں کے متاثرین سے مل کران کے بیان کردہ حقائق کی روشنی میں بلوچستان کے عوام پر ہونے والے مظالم کو قوم کے سامنے رکھ سکیں۔اس سلسلے میں شاہ زین بگٹی سے

روزانہ کی بنیاد پر رابطہ تھا قافلے کا روٹ بھی طے ہو چکا تھا۔ ان سے یہ تک طے ہو چکا تھا کہ ہم بسوں اور گاڑیوں کا قافلہ لیکر کوئٹہ میں فلاں فلاں جگہ پہنچیں گے اور وہاں سے شاہ زین بگٹی قافلے کو ڈیرہ بگٹی لیکر جائیں گے اور وہاں مظالم کے واقعات کی تفصیلات اور شواہد دکھائیں گے جس کی پوری دنیا کے مما لک کے رپورٹرز اور اینکرز رپورٹ کریں گے۔ یہ رپورٹس پوری دنیا کے میڈیا میں آئیں گی۔

## فیکٹس فائنڈنگ مشن کو روکنے کیلئے فوج کا دباؤ

فیکٹس فائنڈنگ مشن بلوچستان بھیجنے کے لئے ہماری تیاریاں زور وشور سے جاری تھیں اور حتمی مراحل میں تھیں کہ وفاقی حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کی جانب سے ہم پر دباؤ ڈالا جانے لگا کہ فیکٹس فائنڈنگ مشن بلوچستان بھیجنے کا اقدام منسوخ کر دیں۔ ایم کیو ایم کے ایک رہنما کے پاس ایک فوجی جرنیل کا فون آیا کہ آپ تو حکومت کے اتحادی ہیں، یہ فیکٹس فائنڈنگ مشن کیوں بلوچستان بھیج رہے ہیں؟ الطاف حسین فیکٹس فائنڈنگ مشن بلوچستان بھیج کر کیا پوری دنیا کے سامنے ہمارے کپڑے اتارنے جارہے ہیں؟ تم لوگ یہ کیا کررہے ہو؟'' جب مجھ تک یہ پیغام پہنچایا گیا، میں نے جواب دیا ''نہیں...... جان چلی جائے مگر وچن نہ ٹوٹے، ہم نے بلوچ بھائیوں سے وعدہ کرلیا ہے، ہم بلوچستان ضرور جائیں گے''۔ ہم نے حکومت اور فوج کے تمام تر دباؤ کو مسترد کر دیا اور فوج کے تمام تر دباؤ کے باوجود فیکٹس فائنڈنگ مشن کو بلوچستان بھیجنے کی تیاریاں مکمل کیں۔

# فیکٹس فائنڈنگ مشن کا دورہ ٔ بلوچستان کیوں منسوخ ہوا؟

فیکٹس فائنڈنگ مشن میں شریک ہونے کے لئے ہماری خصوصی دعوت پر 23 جنوری 2006ء کی شام تک لاہور، اسلام آباد اور دیگر شہروں سے تمام ملکی و بین الاقوامی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے کئی سینئر صحافی، کیمرہ مین، کالم نگار اور مختلف این جی اوز کے نمائندے نائن زیرو پہنچ چکے تھے۔ فیکٹس فائنڈنگ مشن بلوچستان بھیجنے کی تمام تیاریاں مکمل ہوچکی تھیں۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق صبح اس مشن کو بلوچستان روانہ ہونا تھا۔ عین اس وقت جب قافلے کی روانگی ہونے والی تھی کہ اچانک اکبر بگٹی صاحب کے داماد اور جمہوری وطن پارٹی کے ترجمان آغا شاہد بگٹی نے ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو فون کر کے ایک ایسی بات کہی کہ ہم سب دنگ رہ گئے، آغا شاہد بگٹی نے کہا کہ ’’آپ لوگ بلوچستان قطعی نہ آئیں اور اپنا فیکٹس فائنڈنگ مشن بلوچستان نہ بھیجیں‘‘۔ یہ بات جب میرے علم میں آئی تو میں نے خود بھی شاہد بگٹی سے بات کی کہ آخر معاملہ کیا ہے۔ شاہد بگٹی نے یہ تاویل پیش کی کہ بگٹی قبائل کے سردار اور بزرگ ایم کیو ایم کے وفد کے اس دورے سے خوش نہیں ہیں۔ میرا آغا شاہد بگٹی سے فون پر طویل بحث ومباحثہ ہوا...... میں نے انہیں قائل کرنے کی بہت کوشش کی کہ یہ مشن بلوچستان کا دورہ کرے گا تو وہاں ہونے والے مظالم دنیا کے سامنے آئیں گے اور فوج کو آپریشن سے پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ لیکن آغا شاہد بگٹی اس بات پر بضدر ہے کہ ایم کیو ایم یہ مشن بلوچستان نہ بھیجے۔ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر ہمارے منع کرنے پر بھی آپ نے یہ مشن بھیجا تو آپ اپنی ذمہ داری پر

آئیں، ہم اس سلسلے میں کسی بھی قسم کا تعاون نہیں کریں گے۔ بہتر ہے کہ آپ نہ آئیں۔ ہم ان سے درخواست کرتے رہے لیکن وہ نہ مانے۔ ہم نے اس موقع پر شاہ زین بگٹی سے بھی رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی لیکن انہوں نے بھی رابطہ منقطع کرلیا۔ اس صورتحال کی وجہ سے ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی اور چارہ نہیں تھا کہ ہم اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں۔ چنانچہ ہم نے فیکٹس فائنڈنگ مشن کا بلوچستان کا دورہ منسوخ کردیا۔

## فیکٹس فائنڈنگ مشن کی مخالفت......آخر کیوں؟

فیکٹس فائنڈنگ مشن کے بلوچستان بھیجنے کے معاملے پر فوج کی مخالفت تو سمجھ میں آتی تھی لیکن مجھے اس پر بہت تعجب ہوا کہ ایم کیوایم کا یہ فیکٹس فائنڈنگ مشن جو کہ بلوچوں کی حمایت اوران پر ہونے والے مظالم سے دنیا کو آگاہ کرنے کیلئے بھیجا جارہا تھا، اس کی مخالفت بلوچ رہنماؤں نے کیوں کی؟ حالانکہ میں تو بلوچ بھائیوں کیلئے آواز اٹھارہا تھا۔ میں بلوچوں کا مخالف نہیں بلکہ ان کا دوست اور ہمدرد تھا اور آج بھی ہوں......اور رہوں گا۔ مجھ سے زیادہ پاکستان میں کوئی اور لیڈر نہیں جو بلوچوں کیلئے اس طرح آواز اٹھائے۔ اگر فیکٹس فائنڈنگ مشن کو بلوچستان جانے دیا جاتا تو نہ صرف یہ کہ وہاں ہونے والے مظالم دنیا کے سامنے آتے بلکہ حقائق سامنے آنے پر فوج کو بلوچستان میں اپنا آپریشن روکنا پڑتا یا اس سے پیچھے ہٹنا پڑتا......صورتحال یہ نہ ہوتی اور نواب اکبر بگٹی بھی شہید نہ ہوتے۔

## مسئلہ بلوچستان اور ایم کیو ایم کی قومی کانفرنس

24 جنوری 2006ء کو فیکٹ فائنڈنگ مشن کا دورہ منسوخ کرنے کے باوجود بھی ہم نے بلوچستان میں ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھانا بند نہیں کی اور بلوچستان کی صورتحال کے حوالے سے اپنا اصولی مؤقف نہیں چھوڑا اور یہ طے کیا کہ بلوچستان کے حالات اور بلوچستان کے عوام کے جذبات اور اس مسئلے کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی کوشش جاری رکھیں گے۔ چنانچہ ہم نے 25 فروری 2006ء کو کراچی میں بلوچستان کے مسئلہ پر ایک قومی کانفرنس منعقد کی جس میں تمام ہی سیاسی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں، دانشوروں، شاعروں، ادیبوں، صحافیوں، انسانی حقوق کے کارکنوں اور مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے شرکت کی۔اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم نے مسئلہ بلوچستان کے بارے میں ایک کانفرنس کوئٹہ میں بھی منعقد کی۔ اس کانفرنس میں بھی بلوچ رہنماؤں، سیاسی جماعتوں کے اکابرین اور بڑی تعداد میں شخصیات نے شرکت کی۔

## نواب اکبر بگٹی کی شہادت

26 اگست 2006ء کو نواب اکبر بگٹی کو ایک فوجی حملے میں شہید کیا گیا تو جہاں یہ خبر بلوچ عوام پر بجلی بن کر گری وہیں یہ واقعہ ہمارے لئے بھی کسی سانحہ سے کم نہیں تھا۔نواب صاحب کی

شہادت کے سانحہ پر ایم کیوایم نے بھی بھرپور احتجاج کیا وہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہم نے اکبر بگٹی شہید کے لئے تعزیتی اجتماعات بھی کئے اور بلوچ رہنما کو خراج عقیدت پیش کیا اور اس عظیم سانحہ پر اپنے بلوچ بھائیوں کے شانہ بشانہ رہے۔

## بلوچ رہنماؤں کے قتل پر ایم کیوایم کے احتجاجی مظاہرے

جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ جب جب بلوچ عوام پر ظلم وستم کا کوئی بھی واقعہ ہوا تو ایم کیوایم نے ہر قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر اصول کی بنیاد پر اس پر احتجاج کیا اور اپنے بلوچ بھائیوں کی آواز میں آواز ملائی۔ 3، اپریل 2009ء کو جب سرکاری ایجنسیوں نے بلوچ رہنماؤں غلام محمد بلوچ، لالہ منیر اور شیر محمد بلوچ کو تربت سے گرفتار کرنے کے بعد گولیاں مار کر شہید کیا تو اس کھلے ظلم کے خلاف ایم کیوایم نے یوم احتجاج منایا اور 12، اپریل 2009ء کو ایم کیوایم کے تحت کراچی سمیت ملک کے مختلف شہروں میں تاریخی احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ اس سلسلے کا سب سے بڑا احتجاجی مظاہرہ کراچی میں کیا گیا جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی اور میں نے خود لندن سے اس مظاہرے سے خطاب کیا اور بتایا کہ ہم بلوچ رہنماؤں کے سفاکانہ قتل پر شدید احتجاج کرتے ہیں ۔ظلم ، بربریت، سفاکیت پاکستان کے کسی بھی گوشے میں ہو، ایم کیوایم حکومت میں شامل ہو یا نہ ہو، ایم کیوایم نے ہمیشہ ظلم پر شدید احتجاج کیا۔ بلوچ رہنماؤں کے قتل پر یہ احتجاج صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ لندن سمیت دنیا بھر میں بھی پاکستان ہائی کمیشن کے سامنے احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔

## بلوچ عوام کے لئے آواز اٹھاتا رہوں گا

میں آج بھی اپنے ہر خطاب ...... ہر بیان میں بلوچ عوام کے لئے آواز اٹھاتا ہوں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت بھی کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ یا جس بین الاقوامی فورم پر جائیں وہاں مہاجروں کے ساتھ ساتھ بلوچوں پر ہونے والے مظالم کا بھی معاملہ اٹھائیں۔

میں اپنے بلوچ بھائیوں کو ایک بار پھر یقین دلاتا ہوں کہ میں کل بھی بلوچ عوام کے ساتھ تھا......آج بھی ہوں اور اپنی بساط کے مطابق بلوچ عوام پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھاتا رہوں گا۔

## الطاف حسین شُمے براس اے

میرے بلوچ بھائیو!

الطاف حسین آ را وتی براس بی سمجھے

(الطاف حسین کو اپنا بھائی سمجھو)

الطاف حسین شُمے براس اے

(الطاف حسین تمہارا بھائی ہے)

الطاف حسین شُمے ہم را داری اے
(الطاف حسین تمہارے ساتھ ہے)

ہر مشکل وقتا الطاف حسین شمے گُما ہم را داری کاں
(ہر مشکل وقت میں الطاف حسین تمہارے ساتھ رہے گا)

الطاف حسین ہر جو ہدا شُمے گُما ہم راداری کاں
(الطاف حسین ہر جدوجہد میں آپ کے ساتھ ہے)

الطاف حسین ہر بزگ بلوچے براسے چُوکے
(الطاف حسین ہر مظلوم بلوچ کا بھائی اور بیٹا ہے)

## شہیدوں کوخراج عقیدت

میں نے ان چار لیکچرز میں مسئلہ بلوچستان اور بلوچوں کی تاریخ کو سمیٹنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔ میں آخر میں بلوچ مادروطن کی آزادی اوراپنے حقوق کی جدوجہد میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے بلوچ شہیدوں کو کھڑے ہوکر سیلوٹ اور خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

سلام اے شہیدو!...... بلوچ شہیدوں کو سلام ...... اللہ تمام شہیدوں کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور شہیدوں کے مقدس لہو کے صدقے بلوچستان کو آزادی نصیب فرمائے، اسی طرح مہاجروں، سندھیوں، پشتونوں، گلگتی، بلتستانیوں اور تمام مظلوم قوموں کو بھی آزادی عطا کرے۔ آمین

## آخری بات

حقوق کی جدوجہد پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کی باڑ ہوتی ہے...... اس راہ چلنے والوں کو قدم قدم پر کٹھن، کڑے اور مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے...... قربانیاں دینی پڑتی ہیں...... ثابت قدمی سے جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور جو قومیں تمام تر ریاستی مظالم کے باوجود ثابت قدمی سے جدوجہد جاری رکھتی ہیں...... بالآخر کامیابی ان کا مقدر ثابت ہوتی ہے۔

آزادی ہر شہری کا پیدائشی حق ہے، یہ حق انہیں اقوام متحدہ کا چارٹر بھی دیتا ہے لہٰذا آزادی کا مطالبہ کرنا کوئی گناہ نہیں، کوئی جرم نہیں، کوئی غیر قانونی عمل نہیں ہے۔ جو قومیں اپنی آزادی کی قدر کرتی ہیں وہ دنیا میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور جو قومیں غلامی کے طوق کو اپنا مقدر سمجھ لیتی ہیں ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

میں آزادی کیلئے جدوجہد کرنے والے تمام حریت پسندوں کو سلام پیش کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ حریت پسندوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور مظلوم بلوچوں، سندھیوں، مہاجروں، پشتونوں، گلگتیوں، بلتستانیوں، کشمیریوں اور تمام مظلوموں کی جدوجہد فتح و کامرانی سے ضرور ہمکنار ہو گی اور وہ آزادی حاصل کر کے رہیں گے۔

☆☆☆☆☆

متحدہ حزب اختلاف کے زیر اہتمام 1989ء میں بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں ہونے والے اجتماع میں بائیں سے دائیں بلوچ رہنما نواب اکبر خان بگٹی، ایم کیو ایم کے بانی وقائد جناب الطاف حسین، جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن، بزرگ سیاستداں اور پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان اور دیگر رہنما موجود ہیں۔

1989ء میں متحدہ حزب اختلاف کے زیر اہتمام کوئٹہ میں ہونے والے اجتماع میں ایم کیو ایم کے بانی وقائد جناب الطاف حسین، بلوچ رہنما نواب اکبر خان بگٹی اور نیشنل پیپلز پارٹی کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی محو گفتگو ہیں

1990ء میں ایک عشائیہ میں ایم کیوایم کے بانی وقائد جناب الطاف حسین، مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف، جمعیت علمائے پاکستان (نیازی گروپ) کے سربراہ مولانا عبدالستار خان نیازی اور نواب اکبر خان بگٹی شریک ہیں

ایم کیوایم کے بانی وقائد جناب الطاف حسین لندن میں ایم کیوایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ آمد پر بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ اور ممتاز بلوچ رہنما سردار عطاءاللہ مینگل کا خیر مقدم کررہے ہیں (17 جون 2000ء)

ممتاز بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل اور پختون رہنما اور پختونخوا ملی عوامی پارٹی کے سربراہ محمود خان اچکزئی ایم کیو ایم انٹرنیشنل
سیکریٹریٹ لندن پہنچنے پر ایم کیو ایم کے بانی وقائد جناب الطاف حسین کے ہمراہ (17 جون 2000ء)

ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین، سردار عطاء اللہ مینگل اور محمود خان اچکزئی ایم کیو ایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن میں
ہونے والی ملاقات میں اہم گفتگو کرتے ہوئے (17 جون 2000ء)

قائدتحریک جناب الطاف حسین ایم کیوایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن میں ہونے والی ملاقات موقع پر سردار عطاء اللہ مینگل کوتحائف پیش کررہے ہیں (17 جون 2000ء)

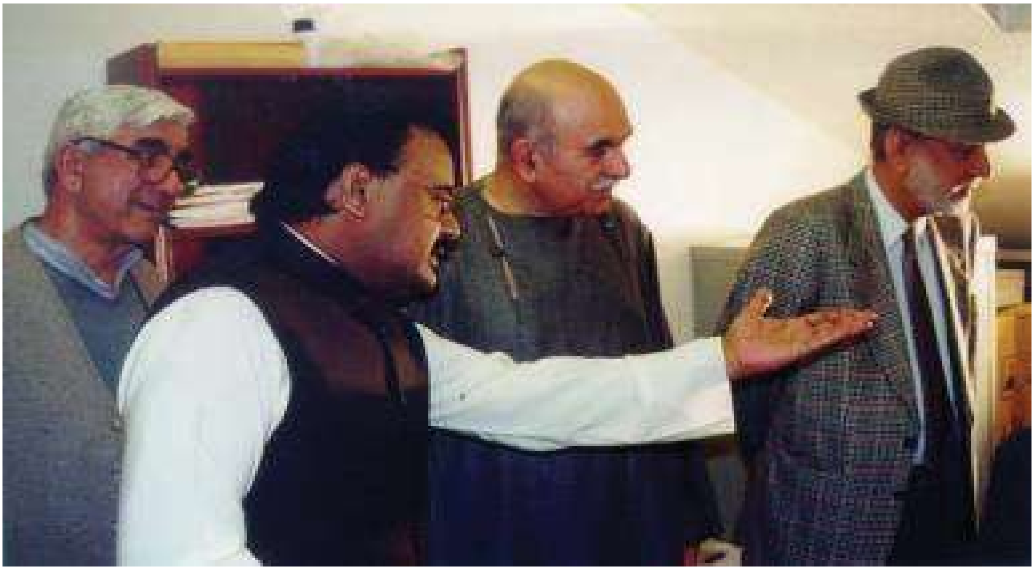

ایم کیوایم کے قائد جناب الطاف حسین، سردار عطاء اللہ مینگل اور محمود خان اچکزئی کو ایم کیوایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن کے شعبہ جات کا دورہ کراتے ہوئے (17 جون 2000ء)

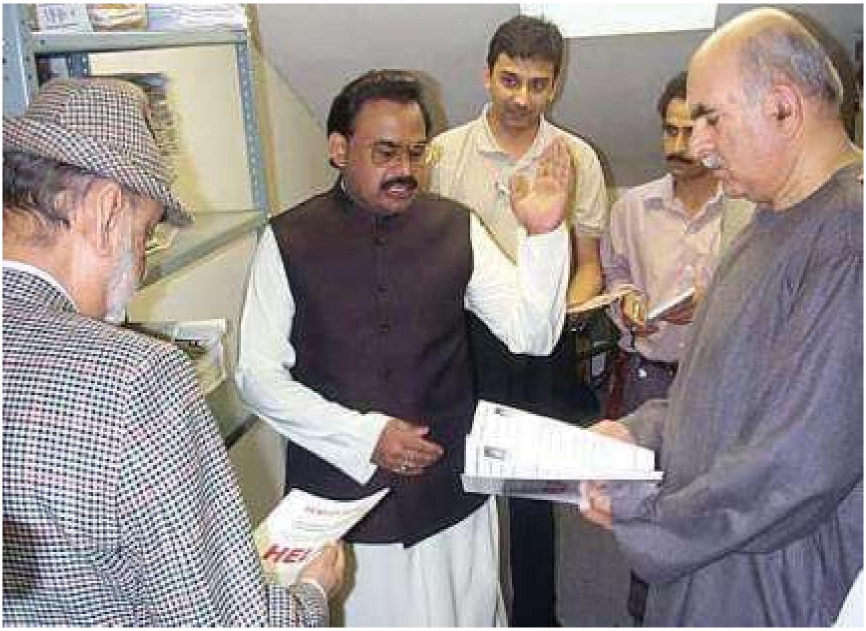

قائدتحریک جناب الطاف حسین ایم کیوایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ کے دورے کے موقع پر سردار عطاء اللہ مینگل اور محمود خان اچکزئی
کومہاجروں پر کیئے جانے والے ریاستی مظالم کی تفصیلات پر مبنی کتابچے دکھارہے ہیں (17 جون 2000ء)

ایم کیوایم کے قائد جناب الطاف حسین اور سردار عطاء اللہ مینگل سے لندن میں ان کی رہائش گاہ پر ہونے والی ملاقات میں اہم
گفتگو کرتے ہوئے ( 8 جون 2000ء)

ممتاز بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل لندن میں اپنی رہائش گاہ پر ایم کیوایم کے بانی وقائد جناب الطاف حسین کا خیر مقدم کر رہے ہیں (8 جون 2000ء)

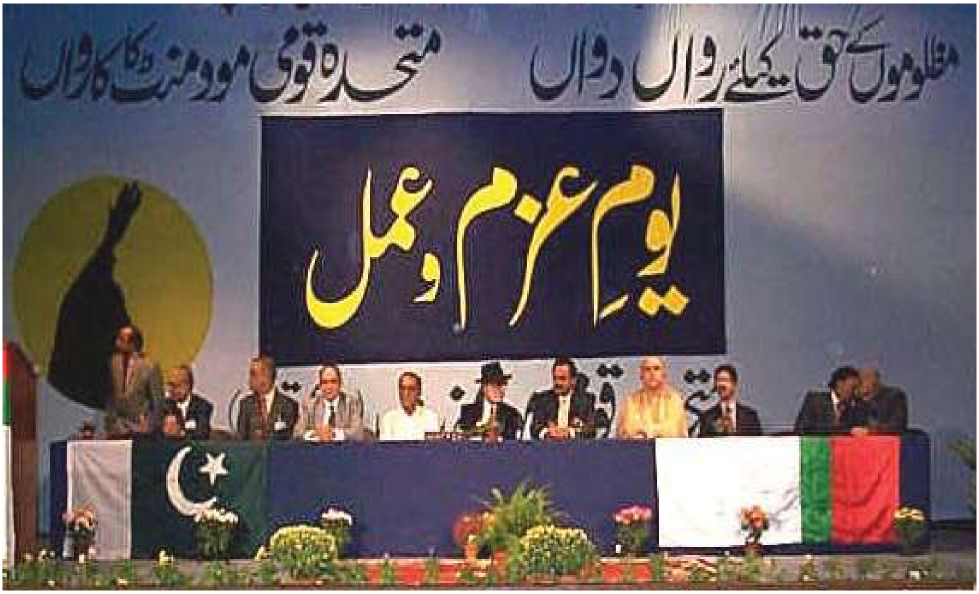


مظلوم قوموں کے حقوق کے لئے مشترکہ جدوجہد کے آغاز کے لئے لندن کے ایکٹن ٹاؤن ہال میں ایم کیوایم کے زیر اہتمام منعقدہ تاریخی اجتماع میں ایم کیوایم کے قائد جناب الطاف حسین، بزرگ بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل، پشتون رہنما محمود خان اچکزئی، بزرگ سندھی رہنما سائیں جی ایم سید کے صاحبزادے امداد محمد شاہ اور دیگر رہنما اسٹیج پر موجود ہیں (17 ستمبر 2000ء)

ایم کیوایم کے قائد جناب الطاف حسین لندن کے ایکٹن ٹاؤن ہال میں ایم کیوایم کے زیر اہتمام منعقد کئے جانے والے تاریخی اجتماع سے خطاب کررہے ہیں (17 ستمبر 2000ء)

بزرگ بلوچ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل لندن کے ایکٹن ٹاؤن ہال میں ایم کیو ایم کے زیر اہتمام منعقدہ تاریخی اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں (17 ستمبر 2000ء)

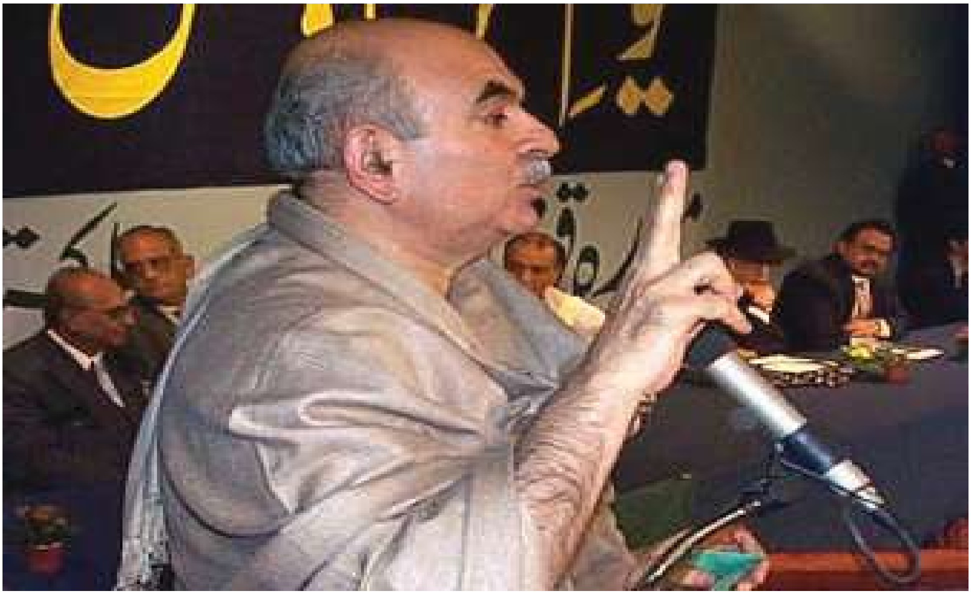

پختون خواہ ملی عوامی پارٹی کے سربراہ محمود خان اچکزئی اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔

جئے سندھ تحریک کے بانی اور بزرگ قوم پرست رہنما سائیں جی ایم سید مرحوم کے صاحبزادے سید
امداد محمد شاہ اجتماع سے خطاب کررہے ہیں

ایم کیوایم کے زیراہتمام لندن کے ایکٹن ٹاؤن ہال میں منعقدہ تاریخی اجتماع کے شرکاء (17 ستمبر 2000ء)

مظلوم قوموں کے حقوق کے لئے مشترکہ جدوجہد کے آغاز کے لئے لندن کے ایکٹن ٹاؤن ہال میں ایم کیو ایم کے زیراہتمام
منعقدہ تاریخی اجتماع کے شرکاء میں تمام ہی مظلوم قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ (17 ستمبر 2000ء)

بلوچ رہنماؤں غلام محمد بلوچ، لالہ منیر اور شیر محمد بلوچ کے بہیمانہ قتل اور بلوچستان میں مظلوم بلوچ قوم کے خلاف کئے جانے والے فوجی آپریشن کے خلاف ایم کیو ایم کے زیر اہتمام کراچی کی شاہراہ قائدین پر احتجاجی مظاہرے میں ہزاروں افراد شریک ہیں۔ (13اپریل2009ء)

''یہ ایک کلیہ اور تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ جس جغرافیہ میں آباد نسلی، لسانی وثقافتی اکائیوں کو ان کے جائز حقوق نہ دیئے جائیں اور ان کے ساتھ مساوی سلوک نہ کیا جائے وہاں احساس محرومی پیدا ہوتا ہے، اگر اس پر توجہ نہ دی جائے، حقوق کی آوازوں کو نہ سنا جائے، قوموں کے حقوق کا مسئلہ حل نہ کیا جائے بلکہ طاقت کے ذریعے اسے دبانے کی کوشش کی جائے تو قوموں کے حقوق کی آواز آزادی کے نعرے میں تبدیل ہو جاتی ہے''۔

الطاف حسین